سوال

میرا سوال اپنے والد کے متعلق ہے جو بہت مالدار تھا، اور ہماری زندگی بہت اچھی گزر رہی تھی، لیکن اب وہ صرف ان دو فلیٹوں کا مالک ہے جو اس نے میری والدہ کے نام رجسٹری کروائے تھے، افسوس ہے کہ اور اب والد صاحب ذمہ داری نبھانے کے قابل نہیں رہے، لیکن اس کے باوجود وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کے پاس مال ہے، اور وہ کوئی کام کرنے کا سوچتے بھی نہیں، اب ان کی عمر پچپن برس ہو چکی ہے افسوس ہے کہ میرے اعتراض کے باوجود میری والدہ نے ان دو فلیٹوں کا وکالت نامہ اور مختار عام اسے بنا دیا ہے، اس لیے کہ وہ میرے والد کی جانب سے ہی والدہ کو ملے تھے، جب میں والدہ کو کہتا ہوں کہ اس نے ایسا کیوں کیا؟ تو جواب دیتی ہے: وہ اس کا مال ہے اور وہ اس میں تصرف کرنے میں آزاد ہے، میں کیا کروں؟ کیا میں بھی ان کی مخالف ہو جاؤں کیونکہ خاندان کے سب لوگ ہی اس کے مخالف ہو چکے ہیں، اور اسے چھوڑ کر قطع تعلقی کر لی ہے کیونکہ وہ اپنا سارا مال گنوا بیٹھا ہے، تو وہ میرے بارہ میں کیا کہیگا؟ وہ حق پر ہے، وہ بہت اچھا تھا اور ہمارے لیے کوئی بخل نہیں کرتا تھا، لیکن وہ یہ بھی کہتی ہے: اگر میں ایسا نہ کروں تو وہ مجھے طلاق دے دیگا، میں اس کے مخالف کیسے ہو سکتی ہوں، وہ ایک عصبیت والا شخص ہے، اس کے ساتھ مفاہمت کرنی مشکل ہے، آپ کی رائے کیا ہے آیا میری والدہ اس مسئلہ میں حق پر ہے؟ اور کیا والدہ کو کوئی کام کرنا چاہیے، اور کیا وہ اس پر اعتماد نہ کرے حالانکہ وہ ایسا نہیں کرنا چاہتی اور وہ کہتی ہے کہ وہ اس پر اعتماد کریگا؟ اور اب اس نے ایک فلیٹ بھی فروخت کر دیا ہے، اور لوگوں پر اپنا مال دائیں بائیں خرچ کر رہا ہے، اور اسے یاد ہی نہیں کہ اس کے نو بیٹے بھی ہیں، حالانکہ والدہ ہماری متعلق اسے یاد بھی کراتی رہتی ہے، اس لیے کہ وہ ایک دوسرے علاقے میں اور ہم اور علاقے میں رہتے ہیں، کچھ دیر کے لیے اسے سوچ آتی ہے، اور پھر وہ ان پریشانیوں اور غم کو بھول کر اپنی خوابوں میں گم ہو جاتا ہے، قبل اس کے کہ وہ دوسرا فلیٹ بھی فروخت کر کے نادم ہو آپ کیا نصیحت کرتے ہیں؟ اب میرے والد اور والدہ میں والد کے لاابالی تصرفات کی بنا پر بہت زیادہ جھگڑا رہتا ہے، اور ہو سکتا ہے اس کا نتیجہ طلاق تک پہنچ جائے، میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آیا میرا والد نفسیاتی مریض تو نہیں، یا اس کا کیا معاملہ ہے؟ اور اس کے ساتھ کیا کیا جائے، میں بہت پریشان ہوں، میرا تعاون کریں کیونکہ خاندان بکھر جائیگا؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال ضائع کرنے اور کسی کسی غیر نفع والی جگہ میں صرف کرنے سے منع فرمایا ہے

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اللہ تعالی نے تمہارے لیے تین چیزیں ناپسند کی ہیں: قیل وقال اور مال ضائع کرنا، اور کثرت سے سوال کرنا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1407) صحیح مسلم حدیث نمبر (593).

مال میں بہتر تصرف نہ کرنا، اور اسے برے طریقہ سے صرف کرنے کو اہل علم فساد شمار کرتے ہیں، جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں باب باندھتے ہوئے کہا ہے:

"باب ما ينهى عن اضاعة المال، وقول الله تبارك وتعالى: والله لا يحب الفساد"

مال ضائع کرنے کی ممانعت اور اللہ تعالی کے فرمان: اور اللہ تعالی فساد کو پسند نہیں کرتا کے متعلق باب"

دیکھیں: فتح الباری (68/5).

اور بعض اوقات انسان عقل مند تو ہوتا ہے، لیکن اس کے باوجود وہ مال میں اچھا اور بہتر تصرف نہیں کرسکتا، بلکہ وہ مال ضائع کرتا اور اسے غیر نفع والی جگہوں میں صرف کرتا رہتا ہے، علماء کرام اسے سفیہ اور بے وقوف کا نام دیتے ہیں، تو ایسے شخص کو مال دینا جائز نہیں، بلکہ اسے مال میں تصرف کرنے سے روک دیا جائیگا کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور تم سفہاء اور بے وقوفوں کو اپنا وہ مال نہ دو جسے اللہ تعالی نے تمہاری گزران کا ذریعہ بنایا ہے النساء (5).

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" یہ آیت سفیہ اور بے وقوف کو مال نہ دینے کے جواز پر دلالت کرتی؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اس کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے :

اور تم اپنا مال بے وقوفوں کو نہ دو.

اور یہ بھی فرمایا ہے :

اور اگر وہ شخص جس پر حق ہو وہ سفیہ اور بے وقوف ہو، یا کمزور.

تو جس طرح کمزور پر ولی ثابت کیا ہے، اسی طرح سفیہ اور بے وقوف پر بھی ولی ثابت کیا ہے، اور ضعیف کا معنی چھوٹے بچے کی طرف پلٹتا ہے، اور سفیہ اور بے وقوف کا معنی کبیر اور بالغ کی جانب " انتہی

دیکھیں : تفسیر قرطبی (30/5).

اور ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

قولہ تعالی : اور تم اپنا مال سفہاء اور بے وقوفوں کو مت دو الآیۃ

طبری رحمہ اللہ سفہاء کے متعلق مفسرین کے اقوال بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں :

" اور ہمارے نزدیک صحیح یہ ہے کہ یہ ہر سفیہ اور بے وقوف کے متعلق عام ہے، چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا، اور مرد ہو یا عورت، اور سفیہ اور بے وقوف وہ ہوتا ہے جو مال ضائع کرے، اور اپنی بری تدبیر کی بنا پر مال ختم کر کے رکھ دے " انتہی

اور ابن حجر کا یہ بھی کہنا ہے :

" اور حجر یعنی رکاوٹ اور پابندی شریعت کی اصطلاح میں یہ ہے کہ : مال میں تصرف کرنے سے روک دینا، بعض اوقات تو یہ پابندی اس لیے لگائی جاتی ہے کہ اس میں ہی اس شخص کے لیے مصلحت ہوتی ہے، اور بعض اوقات مال کی مصلحت کی بنا پر پابندی لگائی جاتی ہے، اور جمہور علماء کرام بڑے شخص پر بھی پابندی اور روک لگانے کے قائل ہیں " انتہی

دیکھیں : فتح الباری (68/5).

اس لیے اگر آپ کا والد مال میں بہتر تصرف نہیں کرسکتا، بلکہ اسے غیر نفع والی جگہوں میں صرف کر کے ضائع کر رہا ہے تو اس پر پابندی لگانی واجب ہے، اور اسے مال دینا جائز نہیں، اور آپ کی والدہ کو چاہیے کہ جو وکالہ اور مختار نامہ دیا ہے اسے ختم کر دے، تا کہ آپ کے مال کی حفاظت ہو سکے، اور ضائع ہونے سے بچ رہے، اور تمہیں اس مال کی ضرورت بھی ہے

اور آپ کو چاہیے کہ اپنے والد کو وعظ و نصیحت کریں، اور اچھی بات اور کلام سے اس کی راہنمائی کریں جو اسے مال میں کوتاہی برتنے پر نادم کرے، اور وہ اپنے باقی ماندہ مال کی حفاظت کرنے لگے

اسے آپ ان احادیث کے ساتھ یاد دہانی اور نصیحت کر سکتے ہیں جن میں مال ضائع کرنے سے ڈانٹا گیا اور منع کیا گیا ہے، اور آپ اسے یہ یاد دلائیں کہ اللہ تعالی نے آپ کے کندھوں پر تمہاری پرورش اور خیال رکھنے کی ذمہ داری ڈالی ہے، جیسا کہ درج ذیل حدیث میں بیان ہوا ہے :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"آدمی کے لیے گناہ بطور گناہ یہی کافی ہے کہ وہ اپنی گود میں پرورش پانے والوں کو ضائع کر دے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (1692) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (1965) میں اسے حسن قرار دیا ہے

اور شیخ عبد العظیم آبادی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"خطابی رحمہ اللہ کا کہنا ہے : اس سے مراد وہ افراد ہیں جن کا نان و نفقہ اس کے ذمہ ہے، اور معنی یہ ہوا کہ : گویا کہ صدقہ کرنے والے شخص کو یہ کہا جا رہا ہے کہ : اجر و ثواب حاصل کرنے کے لیے وہ مال صدقہ نہ کرو جو تمہارے اہل و عیال کے اخراجات سے زیادہ نہ ہو، کیونکہ یہ اجر آپ پر الٹ جائیگا، کیونکہ جب آپ انہیں ضائع کرینگے تو یہ اجر الٹ کر گناہ بن جائیگا" انتہی

دیکھیں : عون المعبود (76/5).

تو اگر یہ صدقہ کرنے والے کے حق میں ہے تو پھر اس کے علاوہ اس شخص کے متعلق کیسے ہو گا جو اپنا مال کسی ایسی جگہ ضائع کرے جس میں کوئی فائدہ نہ ہو

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

72364